



بریل ٹورنٹ: سنی جمیٹ گرام کے چیئر مین شہیر بیسٹ پبلک سروس گورنر خان شہیدی نے 4 دسمبر ساگر ڈاکٹ کاٹ رہے ہیں

ماہنامہ مصطفیٰ

فروری 2013

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خاک ہو جائیں عدد و جل کر مگر ہم تو رضا
دائیں جب تک کہ ہے ذکر ان کا ساتھ جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھواں
میں فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے



فروری 2013

مصطفیٰ ﷺ

ماہنامہ چارپا

راولپنڈی / اسلام آباد

سرپرست اعلیٰ

حجۃ الاسلام شیر بیشہ اہلسنت

موسوی مشہدی

علامہ شہید محمد عرفان

ناظم اعلیٰ

مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

مجلس مشاورت

قلمی معاونین

ترجمان فکر رضا علامہ محمد کاشف اقبال مدنی
شیخ الحدیث سائیں غلام رسول قاسمی
علامہ مفتی طارق محمود نقشبندی
علامہ مفتی سید ذوالفقار حسین شاہ میکانی
مولانا مفتی محمد داؤد رضوی
مولانا یحییٰ کیسلیات علی
علامہ سفیر احمد سفیر
علامہ عبدالرحمن ہزاروی
مولانا محمد عرفان علی رضوی عرفانی
علامہ مفتی محمد طیب ارشد
علامہ فاروق احمد قادری ضیائی

شیخ الحدیث و جلیل الرحمن نقشبندی میاں کاثریہ راولپنڈی
علامہ سید عیادت علی شاہ
پروفیسر ذوالفقار حسین شاہ روضی
ساجد زیدی علامہ مدنی
علامہ اکرم محمد شفیق قادری
حضرت مولانا شاہ دم باج
سرمد سید ضیاء اللہ شاہ مدنی
میاں شفقت حسین سروروی
علامہ سید مصطفیٰ
مولانا قاسمی ضیاء مصطفیٰ
مولانا محمد شریف مجاہدی

علامہ فدا حسین رضوی

مفتی مختار علی رضوی

مولانا محمد شفیق قادری

غلام حسین عرفانی

سردار خادم حسین طاہر

ترتیل در خط و کتابت مرکزی دفتر: مکان نمبر 546، گلی نمبر 14، خیابان اقبال، بیکشر 1، بکس کالونی بیرو دھانی راولپنڈی
رابطہ آفس مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان E-mail: charyara.mustafa@gmail.com, www.charyara.mustafa.net, Mobile: 8381-5446983

خواتین کی محافلِ میلاد --- چند اصلاح طلب پہلو

محرور صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی (کولمبیہ لسٹ)

mzchohan@hotmail.com

اپنے گروں میں محافلِ میلاد منعقد کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے واضح ہے:

رَوَى فِي التَّوْبَةِ فِي مَوْلِدِ الْبَشِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وَلَدِيهِ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبِشِرُونَ وَيَحْمَدُونَ اللَّهَ تَعَالَى وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلْتُ لَكُمْ شَفَاعَتِي

(رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان المولد والقیام: استاد

الحمد شین سید محمد رید علی شاہ الہوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 45: عالمی

دعوتِ اسلامیہ لاہور) ”توبہ فی مولد البشیر میں ہے

کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن ایک قوم کے سامنے اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات ولادت بیان فرما رہے تھے اور اظہارِ مسرت و خوشی کر کے اللہ کا شکر بجالا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام بھیج رہے تھے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔“

عَنْ أَبِي الْمُرْدَادِی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَوْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وَلَدِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَنْبَاءِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هَذَا الْيَوْمَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ

الثَّلَاثَةُ فَتَحَ لَكَ أَبْوَابَ

الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ

يَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَنْ قَعَلَ

فَعَلَّكَ يَجْعَلُ بِحَالِكَ

(رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان

المولد والقیام: استاد الحمد شین سید محمد رید علی

علی شاہ الہوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 45: عالمی

دعوتِ اسلامیہ لاہور) ”حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گزر ہوا، ہم نے دیکھا کہ حضرت عامر اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ولادت سکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے دروازے رحمت کے کھول دیئے اور محل فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں، اور جو شخص تمہارا سا کام کرے گا وہ تمہارا سا ہی مرتبہ پاوے گا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی میں اہل سنت ہمیشہ سے اپنے گروں میں میلاد کی محافل منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور رحمت و بخشش کی مذکورہ بالا بشارتوں کے حق دار بن رہے ہیں۔ سردوں کی محافل میلاد کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی ایسی محافل منعقد کرنے کا وافر جذبہ پایا جاتا ہے۔ خواتین ان محافل میں

البتہ کچھ عرصے سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ان محافل میں بعض ایسے امور داخل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے حسن نیت اور نیک جذبات کے باوجود یہ محافل رضائے الہی کے حصول کی بجائے غضب الہی کو دعوت دینے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی امور کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شادخانی کرتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدر کے مختلف گوشوں کے متعلق بیانات سن کر اپنے فکر و عمل میں بہتری لاتتی ہیں۔ ان محافل کا انعقاد یقیناً خوش آئند ہے اور معاشرے اور بالخصوص خواتین کی اصلاح کے لیے عمدہ معاون ہے۔

البتہ کچھ عرصے سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ان محافل میں بعض ایسے امور داخل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے خُسنِ نیت اور نیک جذبات کے باوجود یہ محافل رضاءِ الہی کے حصول کی بجائے غضبِ الہی کو دعوت دینے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

ذیل میں ایسے ہی امور کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

(۱) دف کا استقبال:

چند برس قبل بعض مہر وفت خوانوں نے دف کے ساتھ نعت خوانی کا آغاز کیا تھا۔ اب خواتین کی محافل میں بھی دف کے ساتھ نعت خوانی کا رومان تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور اس سلسلے میں ہجرتِ مدینہ کے وقت انصار کی بھیجیوں کے دف کے ساتھ نعتیہ کلام پڑھنے کو دلیل بتایا جاتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں علماء حق کیا ارشاد فرماتے ہیں:

حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شادی میں وف بھانے کی مشروط اجازت کا ذکر کیا اور پھر

موجودہ زمانے کے حالات کے پیش نظر مطلق بندش کا حکم ارشاد فرمایا لکھتے ہیں: "ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف وف کی اجازت دی ہے جب کہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے لہو مکروہ و حصلی لذت شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ لہذا علماء شرطا لگاتے ہیں کہ توبہ و موسیقی پر نہ بنایا جائے، جمال ہم کی رعایت نہ ہو، ناس میں چھانچوں کو نہ دھاری غواہی مطہر و

تا جاؤ گے۔ پھر اس کا بیانا
بھی مردوں کو ہر طرح سکروہ
ہے نہ شرف خالی بیٹیوں کے
مناسب بلکہ تاباؤ جھوٹی
جھوٹی چچیاں یا لوطہ پس
یا اندھاں بھائیں، اور اگر اس

کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے
سہاگ ہوں جن میں اصلاۃً فحش ہو نہ کسی بے
حیالی کا ذکر نہ فسق و فجور کی باتیں نہ مجمع زبان یا
فاسقان میں مشتمل کے چہرے نہ انحراف
مردوں کو نہ عورتوں کی آواز پیچھے غرض ہر طرح
منکرات شرعیہ و عقائد سے پاک ہوں تو اس
میں بھی مضائقہ نہیں، جیسے انصار کرام کی شادیوں
میں سہریانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا کہ
یعنی ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے
اے عیسیٰ زندہ رکھے صہیں بھی جلائے یعنی زندہ رکھے
پس اس قسم کے پاک و صاف
مضمون ہوں، اصل نظم میں تو اسی قدر کی رخصت

ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جمال حال خصوصاً زبانِ زمان سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باوجود اجازت دی جائے اس کی پابندی ہیں اور حدِ مجرورہ و مضرع تک تجاوز نہ کریں، لہذا اس سے بے فائدہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے، تاہنگی چھیننے کی جگہ پائیں گی نہ آگے پاؤں پھیلانے کی۔“ (الذوقِ رومی)

(အပိုင်း) ၁၆

قاضی القضاۃ فی الہدایۃ فی الاسلام
والمسلمین تاج الشریعہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان
قادی ازہری بریلوی مدظلہ لکھے ہیں: "وف
آلاتہ لبو ولب میں سے ہے جس کا استعمال
اغلب احوال میں لبو ولب کے لیے ہوتا ہے۔
لہذا وف کے استعمال کی شرعا اجازت نہیں۔ وف
بغیر جلاجل کی بابت بعض احادیث سے مثلاً
اعلوا هذا النکاح واضربوا علیہ
بالمطوف (اس نکاح کا اعلان کرو اور فوطوں
کے ذریعے لازم کرو) وغیرہ معطوم ہوتی ہے
لیکن اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ اذا جمع

الحلال والحرام رجع الحرام (جب طلال اور حرام جمع ہو جائیں تو حرام کو ترجیح ہوتی ہے) بتائیں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی توثیق سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ مثلاً مسرت بمسحق

المعزوف، بخی رہی عزوجل بمسحق المعزوف (مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کا حکم دیا گیا ہے۔ میرے رب نے مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کے لیے بھیجا) وغیرہ ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ حدیث مذکورہ اصلوا هذا النكاح میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں طلاق کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جب کہ لوگ حج بیت سے قاصر اور احکام شرع سے قائل ابوہدیب میں منہک ہیں سبیل اطلاق منع ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ ص 18 اور معارف نعمانیہ ص 18)

بجز گوشہ اہل حضرت مفتی اعظم ہند الشاہ محمد رضا خان ریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ "دف بجا کر قصائد و نعت اور طلب قیام میلاد شریف میں صلاۃ و سلام پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔" دف مع نماز ہو تو کیا حکم اور بلا نماز ہو تو کیا حکم؟ تو آپ نے جواب دیا: "ہرگز نہ چاہیے۔ ظاہر ہے کہ یہ سخت سوء ادب ہے اور اگر مجاہد بھی ہوں یا اس طرح بجا

جائے کہ گت پیدائش کے قواعد پر، جب تو حرام شد حرام ہے، حرام رہ حرام ہے۔" (فتاویٰ مسطورہ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص 447 شیخ رحمہ اللہ)

حضور سیدی اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بارات کے ساتھ چند دف بجاتے ہوئے لے چلا جیسا آج کل مروج ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟" آپ نے فرمایا: "شادی میں دف کی اجازت ہے مگر جس شرط سے:

(1) چوٹ طرب پر نہ بجا یا جائے یعنی رعایت توبہ موسیقی نہ ہو، ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو اس ہے کہ ضرورتاً اس پر بجاتے ہیں۔

(2) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے،

(3) عزت دار نہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ سیدی اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ، جلد 24 ص 141: رضا فاؤنڈیشن)

حضور سیدی و مرشدی تاج الشریعہ مدظلہ اس فتوے کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یہاں سے چٹا مورد راجح ہوئے:

(1) دف بے جلا مل کی اجازت شرطہ محض شادی میں ہے محمد وعت وعت میں نہیں،

(2) چوٹ طرب جو وہاں (ایک اور فتوے میں) محل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی

کہ رعایت توبہ موسیقی نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ سیدی سراج اعظم قادری رضوی ص 9: اور معارف نعمانیہ ص 18)

بجز گوشہ صدر الشریعہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ سیدی تاج الشریعہ مدظلہ کے فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "نعت و منقبت اور قصیدہ خوانی میں دف بجانا سوء ادب اور مکروہ و ممنوع ہے۔ اسی طرح ایسی آواز منہ سے بنانا اور نکالنا جس سے محسوس ہو کہ دف یا دیگر آلات موسیقی بجاتے رہے ہیں ممنوع و ناروا اور بے اولیٰ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ سیدی سراج اعظم قادری رضوی ص 20: اور معارف نعمانیہ ص 18)

اجرت مدینہ سمیت متعدد مواقع پر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دف بجائے جانے کا ذکر احادیث مبارکہ میں ملتا ہے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ دف بجانے والی نابالغ بچیاں ہوتی تھیں جیسا کہ فقہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل فتوے میں وضاحت کی گئی ہے:

"بیک عورتوں کو شادی وغیرہ کسی بھی تقریب میں گانا معصیت ہے، ہرگز جائز نہیں کہ ان کا گانا آواز کے ساتھ ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ ان کو نعت کے سبب ان کو نعت کہنا بھی جائز نہیں۔ بحوالہ ائق جلد اول صفحہ 283 میں ہے اما اذان الحرة فلا تھما

منہیۃ عن رفع صوتها لانه يؤدی الی
الفتنة - اور گانے میں عموماً وصال و ہجر کے اشعار
ہوتے ہیں اور ایسا گانا بہر حال برا ہے کہ وہ زنا کا
متر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے الغناء
رقبة الزنا و هو موی عن ابن مسعود
رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ 245)
لیکن جو لوگ کہ عورتوں کے گانے کو کفر و
شرک کہتے ہیں وہ کھلی ہوئی غلطی پر ہیں اور جو
لوگ کہ اس کا جواز حدیث شریف سے ثابت
ہماتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اس لیے کہ مشکوٰۃ
شریف صفحہ 271 باب اعلان النکاح کی وہ
حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ لڑکیوں نے حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سوچوگی میں دف بجا
کر گایا اس کی شرح میں امام الحمد شین حضرت طا
علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں
ولک البسات لم یکن بالغات حد الشہوة
یعنی دف بجا کر گانے والی لڑکیاں حد شہوت کو
پر نہیں ہوئی تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ 419)
اور مشکوٰۃ شریف صفحہ 126 پر باب
صلوة العیدین کی وہ حدیث جس میں یہ مذکور
ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دف کے
ساتھ لڑکیوں کا گانا سن رہی تھیں اور حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چہرہ اقدس پر کپڑا ڈالے
ہوئے آٹا منہ فرما رہے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعریف لائے اور انہوں نے
لڑکیوں کو گانے سے منع کیا تو حضور نے فرمایا

دعھا یا ابا بکر فانھا ایام عید یعنی اے
ابو بکر! لڑکیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ یہ عید کا
دن ہے۔ اس حدیث شریف کی شرح میں
حضرت ماحلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عنہما
جس شان کے تحت فرماتے ہیں اہی بسنعان
صغیرتان یعنی دف بجا کر گانے والی دو چھوٹی
بچیاں تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ 249) اور
حضرت شیخ متقی مہداحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں دو دخترک یوسف
از دخترکان انصار یعنی دف بجانے اور
گانے والی انصار کی لڑکیوں میں سے دو چھوٹی
لڑکیاں تھیں (معاد النہات جلد ۱ صفحہ 598) اور
چھوٹی لڑکیاں غیر مکلف ہوتی ہیں لہذا ان کے
گانے سے عورتوں کے گانے کا جواز ثابت کرنا
کھلی ہوئی غلطی ہے۔ (فتاویٰ میں ارسال: لغو
لمعنیۃ لیلۃ جلد ۲ صفحہ 486 شیعہ اور اسلام)

(2) لڑکیوں کا استعمال:

اسلام نے عورتوں کو محرم دے رکھا
ہے کہ اپنی آواز میں دھیمی دھیمی۔ غیر محرم مردوں
تک ان کی آوازوں کا نہ جھنکا جتنے کا باعث بنتا
ہے۔ لیکن وجہ ہے کہ ان کو فذان دینے اور بلند
آواز سے تمکبہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔
محافل میلاد کے حوالے سے عورتوں پر لازم ہے
کہ وہ آہستہ آواز میں تلاوت و نعت خوانی اور ذکر
وغیرہ کریں تاکہ گھر سے باہر جنسی مردان کی آواز
نہ سنیں۔ ان شرعی احکام کو ہمیں پشت ڈالنے

ہوئے امسال عورتوں نے اپنی محافل میلاد میں
لڑکیوں کے استعمال شروع کر دیا ہے۔ ذیل کی
سطور میں کئی خواتین کی رہنمائی کے لیے علماء
اہل سنت کے فتاویٰ پیش کئے جا رہے ہیں:

حضور سیدی اہلی حضرت رحمۃ اللہ
علیہ سے پوچھا گیا کہ "چند عورتیں ایک ساتھ
مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر
تک سنائی دیتی ہے، یونہی محرم کے سینے میں
کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز مار کر
پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ ہنسوا تو جو!"
تو آپ نے لکھا: "ناجائز ہے کہ عورت کی آواز
بھی عورت سے اور عورت کی خوش الحانی کہ انہیں
سے محل قند ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ
سیدی اہلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ جلد 22 صفحہ 240: رضا
۱۹۹۸ عین السنہ)

حضور سیدی اہلی حضرت رحمۃ اللہ
علیہ کی خدمت میں سوال آیا کہ "عورتوں کا بیان
میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
زمانی محفل میں آواز بلند نہ کرنا اور نظم خوش
آوازی دلن کے ساتھ پڑھنا اور مکان کے باہر
ہمسایہ کے مردوں اور نامحرموں کا سننا، تو ایسا
پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ ہنسوا تو جو!"
تو آپ نے ارشاد فرمایا: "عورت کا خوش الحانی
سے آواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نفیسی
آواز جائے حرام ہے۔ تو ازل امام فقیر ابواللیث
میں ہے: نفعمة العرافة عورۃ عورت کا خوش

آواز کر کے کچھ پڑھنا عورت یعنی محل ستر ہے۔

کاٹی امام ابو البرکات نسلی میں ہے: لا تسبی

جہرا لان صوتها عودۃ عورت بلند

آواز سے تمبیہ نہ پڑھے اس لیے کہ اس کی

آواز قاطبی ستر ہے۔ امام ابو العباس

قرطبی کی کتاب السماع پھر بحوالہ علامہ

علی مقدسی اعداد الاقتراح علامہ شریکائی

پھر رد المحتار علامہ شامی میں ہے: لا تجوز لهن

رفع اصواتهن ولا تعطیظھا ولا تلینھا و

تفطیظھا لسماعی ذلک من استعماله

الرجال الیہن و تحریک الشهوات منہم

و من ہللا لم یجز ان توفرن العراۃ. واللہ

تعالیٰ اعلم عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا،

انہیں لبابا اور درواز کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور

ان میں تصحیح کرنا (یعنی کات کات کر کھلی

عروض کے مطابق) اشعار کی طرح

آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی

عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لیے کہ

ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف

مائل ہونا پایا جائے گا۔ اور ان مردوں میں

جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔ اسی

وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔

لہذا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔“ (فتاویٰ

رشیہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جلد 22 صفحہ 242

رضا کاغذ نمبر 1111)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار ہوا ”عورتیں باہم گنا

طا کر مولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آواز میں غیر

مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقہ سے مولود

شریف پڑھنا ان

”و آپ نے ارشاد فرمایا: ”عورت کا خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ باہر مومن کو اس کے فتنہ کی آواز چائے حرام ہے۔“

کے حق میں باعث ثواب کا

ہے یا کیا؟“ تو آپ نے جواب دیا: ”عورتوں

کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں

باعت ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔“

(فتاویٰ رشیہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جلد 22

صفحہ 245، رضا کاغذ نمبر 1111)

”مستورات کو میلا و شریف پڑھنا ایسی مجلس میں کہ جس میں صرف مستورات ہی ہوں جائز ہے یا نہیں؟“ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”جائز اگرچہ محرم تک آواز نہ جائے تو اتنی آواز سے کہ گھر کے اسی حصہ میں رہتے ہوئے عورتیں باہر سے محرمات کی آواز نہ سنیں تو اتنی آواز سے پڑھیں اس میں حرج نہیں۔“

تا جدار اہل سنت غوث الوقت حضور

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ

”مستورات کو میلا و شریف پڑھنا ایسی مجلس میں

کہ جس میں صرف مستورات ہی ہوں جائز ہے یا

نہیں؟“ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں اگر غیر

محرم تک آواز نہ جائے تو اتنی آواز سے کہ گھر کے

اسی حصہ میں رہے جہاں عورتیں ہوں غیر محرم ان

کی آواز نہ سنیں تو اتنی آواز سے پڑھیں اس میں

حرج نہیں۔“ (فتاویٰ مصطفیٰ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ 508، شبیر برادر لاہور)

حضرت مفتی ملت رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت میں سوال آیا کہ ”آج کل

عورتیں میلا و شریف نعت شریف بلند آواز سے

پڑھتی ہیں اور پھر آخر میں سلام تو اتنی زور

سے پڑھتی ہیں کہ ان کی آواز گھر کے باہر دور تک

پہنچ جاتی ہے تو اس طرح عورتوں کو پڑھنا جائز ہے

یا نہیں؟“ تو آپ نے فتویٰ دیا: ”عورتوں کو اس

طرح پڑھنا حرام حرام حرام ہے۔ سورہ نور کو 4

کی آیت کو گھر کے اندر نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ

کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے دفع صوتھا

بحیث یسمع الا جانب کلامھا حرام

یعنی عورت کا آواز کو اس طرح بلند کرنا کہ

انہیں مرد میں حرام ہے اور رد المحتار جلد اول

صفحہ 257 میں ہے دفع صوتھن حرام

یعنی عورتوں کو اپنی آواز اونچی کرنا حرام ہے۔

لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ نعت شریف اور

سلام مفتی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے

باہر آواز نہ جائے ورنہ ایسا میلا و شریف حضور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی کی بجائے

ان کی ناراضگی اور آخرت کی برپاؤ کا سبب ہو

گا۔“ (فتاویٰ مجلس ارنہولی علیہ ملت رحمۃ اللہ علیہ

جلد 3 صفحہ 269، شبیر برادر لاہور)